© rasailojaraid.com



دولت کو واپس لینے کی تگ و دو کرتے، قوم کو یہ مخلصانہ "مشورہ دے رہے تھے کہ اس چھن جانے والی متاع کا نام بھی مت لو بلکہ یہ بھی تسلیم کر و کہ یہ دولت کبھی ہماری تھی ہی نہیں ـــــ یہی نہیں، انہوں نے ہمیں یہ باور کرانے کی کوشش بھی کی کہ ہم احمق تھے کہ اب تک اسلام، اسلام کی رٹ لگاتے رہے، اور یہ کہ ہماری نجات خدائے عزوجل کے تبلائے ہوئے نظام اور محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے میں نہیں بلکہ مارکس اور لینن کے نظامِ حیات میں ہے ـــــ پھر پورے پانچ سال تک ہم اس نظامِ حیات کی "برکتیں" سمیٹتے رہے۔

۱۹۷۷ء وہ سال ہے جس میں ہمارے حکمرانوں کو بھی ان "برکاتِ وافرہ" سے حصہ ملنا شروع ہوا ہے ـــــ عوامی دور میں بہائے گئے بے گناہ خون رنگ لا رہے ہیں، پامال عصمتیں نوحہ کناں ہیں اور غنڈہ گردی اور لوٹ مار کے ستائے ہوئے عوام سڑکوں پر نکل آئے ہیں ـــــ خیبر سے لے کر کراچی تک انسانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جو گزشتہ پانچ سالوں میں ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف مجسم احتجاج بن کر قیادت میں واضح تبدیلی کا مطالبہ کر رہا ہے۔

پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ پاکستان کے عوام خالص اسلامی نظامِ حیات کے حق میں زور شور سے نعرے لگا رہے ہیں۔ اور ان کی یہ توقع بحمداللہ پوری ہوتی یوں دکھائی دیتی ہے کہ ملک کی تمام دینی اور سیاسی جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو چکی ہیں اور ان کا نعرہ بھی ایک ہے۔ اسلام اور صرف اسلام! ـــــ یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اسلامی نظامِ حیات کو برپا نہ کرنے کے ذمہ دار صرف حکمران ہی نہ تھے بلکہ سیاسی لیڈروں اور علماء کی باہمی مناقشت بھی اس راہ میں رکاوٹ بنتی رہی ہے ـــــ اور آج بھی بعض لوگ ایسے موجود ہیں جو کھاتے تو اسلام کے نام پر رہے ہیں اور نعرے سوشلزم کے حق میں لگا رہے ہیں۔ انہیں یہ سوچ لینا چاہیئے کہ جب پوری قوم اسلامی نظامِ حیات کو برپا کرنے کا مطالبہ کر رہی ہے، یہ معدودے چند لوگ "یصدون عن سبیل اللہ" کے زمرہ میں آکر اس کے راستے میں روڑے اٹکانے کی کوشش کر رہے ہیں ـــــ اسلام تو اب ان شاء اللہ اس ملک میں آکر رہے گا لیکن یہ لوگ روزِ محشر خدا کو کیا منہ دکھائیں گے؟ اور رحمتِ عالم کا سامنا کیونکر کر سکیں گے؟

وقت کا نقیب پکار پکار کر یہ کہہ رہا ہے کہ ـــــ اب، اور پھر کبھی نہیں ـــــ اگر آپ نے اپنی صفوں میں انتشار پیدا نہ ہونے دیا اور متحد اور منظم رہ کر اسلام کو اس ملک میں نافذ کرنے کیلئے اپنی کوششیں تیز تر رکھیں تو یقین کامل ہے کہ نہ صرف آپ کا دین اور دنیا سنور جائیں گے بلکہ آپ کی آئندہ نسلیں بھی اس کارنامے پر آپ کو خراجِ تحسین پیش کرتی رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری یہ التجا ہے کہ اے اللہ ہم واقعی اس قدر گنہگار ہیں کہ دینی نظام کی سعادتوں سے بہرہ ور ہونے کا حق نہیں رکھتے، لیکن سب مل کر جھولی پھیلائے ہوئے تیرے کرم کی بھیک مانگتے ہیں ـــــ تو اس اتحاد کی بدولت ہی جو تیرے نام کا ڈنکا بجانے کے لیے ہم [illegible] کامرانی سے ہمکنار فرما، آمین!

© rasailojaraid.com